148906 ـ خاوند اپنے ملك واپس جانا چاہتا ہے جہاں جنگ جاری ہے كيا بيوى كو خاوند كى اطاعت كرنا ہوگى ؟

سوال

ميرے والد صاحب اپنے ملك واپس چلےگئے ہيں وہ كفريہ ملك ميں نہيں رہنا چاہتے تھے، اب وہ چاہتے ہيں كہ ان كا سارا خاندان بھى واپس چلا جائے، ليكن ميرى والدہ نہيں جانا چاہتى ان كا كہنا ہے كہ اولاد اپنى تعليم مكمل كر ليں كيونكہ اب يونيورسٹى كى تعليم شروع كرنے والے ہيں وہ ان پر ظلم نہيں كرنا چاہتى.
ميرا سوال يہ ہے كہ اگر ميرى والدہ ميرے والد صاحب كى بات نہيں مانتى تو كيا وہ گنہگار ہونگى يا نہيں، اور كيا اللہ تعالى انہيں اس كى سزا ديگا، اور اس سلسلہ ميں مجھے كيا كرنا چاہيے، كيونكہ ميرى والدہ واقعتا نہيں جانا چاہتى اور ميرى خالائيں بھى والدہ كو نہ جانے كا كہتى ہيں كيونكہ وہاں جنگ ہو رہى ہے كيا كيا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

كفريہ ممالك ميں رہنے كى كچھ شروط ہيں ان شروط كے بغير وہاں رہنا جائز نہيں، اہم شروط ميں يہ ہے كہ:

وہاں مقيم شخص دين پر عمل كرنے والا ہو اور شہوت والى اشياء سے اجتناب كرے، اور علم و بصيرت ركھتا ہو جو ايسے شبہات سے محفوظ ركھے، اور دينى امور اور شعار كا اظہار كر سكتا ہو، اور اسے اپنے اور بيوى بچوں كے دين و عزت عصمت كا كوئى خطرہ نہ ہو.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13363) اور (27211) كا مطالعہ كريں.

دوم:

بيوى پر لازم ہے كہ وہ خاوند كى اطاعت كرتے ہوئے جہاں خاوند منتقل ہوا ہے وہيں اس كے ساتھ جائے، الا يہ كہ بيوى نے عقد نكاح ميں شرط ركھى ہو كہ اس كا خاوند اسے ملك اور علاقے سے كسى دوسرے ملك نہيں لے كر جائے گا تو پھر اس شرط پر عمل كيا جائيگا.

يا پھر اگر كسى دوسرى جگہ جانے ميں ظاہرا اور معتبر نقصان اور ضرر ہو جيسا كہ اگر كسى ايسے ملك ميں جانا

چاہتا ہو جہاں جنگ ہو رہی ہے، اور ظن غالب ہو كہ وہاں جانے سے بیوی كو بھی نقصان وضرر ہو سكتا ہے، اور بیوی كو جیل وغیرہ بھیجا جا سكتا ہو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" خاوند كو حق حاصل ہے كہ وہ بیوی كو لے كر كہیں دوسری جگہ سفر پر جائے؛ كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں كو سفر پر لے كر جایا كرتے تھے، لیكن اگر سفر خطرناك ہو تو پھر بیوی كو ایسا كرنا لازم نہیں " انتہی

دیكھیں: المغنی (7 / 223).

اور كشاف القناع میں درج ہے:

" خاوند كو اپنی بیوی كو سفر پر لے جانے كا حق حاصل ہے، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ كرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی بیویوں كو سفر پر اپنے ساتھ لے جایا كرتے تھے، لیكن اگر سفر خطرناك ہو، مثلا راستہ یا پھر جہاں جا رہا ہے وہ خطرناك ہو تو پھر بیوی كی اجازت كے بغیر اسے سفر پر نہیں لے جا سكتا.

كیونكہ حدیث میں وارد ہے كہ:

" نہ تو خود ضرر اٹھائے اور نہ ہی كسی كو ضرر دے "

یا پھر بیوی نے شرط ركھی ہو كہ وہ اپنے علاقے اور ملك سے باہر نہیں جائیگی تو اسے اپنی شرط پر ركھا جائیگا كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" سب سے زیادہ وہ شرطیں پوری كی جانے كی حقدار ہیں جن كے ساتھ تم شرمگاہ كو حلال كرتے ہو " انتہی

اپنے بچوں كی تعلیم كی بنا پر اسے اپنے خاوند كے ساتھ جانے سے نہیں ركنا چاہیے كیونكہ تعلیم تو كئی جگہوں پر حاصل كی جا سكتی ہے، اور پھر تعلیم كے كئی وسائل و طریقے ہیں مثلا گھر بیٹھ كر تعلیم حاصل كرنا، اور پرائیویٹ طور پر بھی، اولاد كی منفعت كی خاطر بیوی كا اپنے خاوند كی نافرمانی كرنا صحیح نہیں ہے.

سوم:

آپ پر بھی اپنے والد كی اطاعت كرنا لازم ہے، اگر وہ آپ كو اپنے ساتھ لے جانا چاہے تو آپ انكار مت كریں، لیكن اگر آپ كے ملك میں آپ كو كوئی خطرہ ہو تو پھر نہیں، والد كے مقام و مرتبہ اور حقوق تو كسی پر مخفی نہیں، اور پھر

اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوك کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس حکم کو اللہ تعالی نے اس حکم کو اپنی اطاعت اور توحید کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے.

اور یہ گمان رکھنا کہ والد اپنی اولاد کی مصلحت کا خیال نہیں رکھتا غالب طور پر یہ گمان غلط ہوتا ہے، کیونکہ باپ تو فطرتی طور پر اپنی اولاد کے لیے شفیق ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات کسی دینی یا دنیاوی مصلحت کی خاطر اس شفقت کو پس پشت ڈال دیتا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی آدمی کو اپنی اولاد کی حفاظت کرنے اور انہیں تباہی اور نقصان کے اسباب سے محفوظ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے فرشتے سخت اور شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی معصیت و نافرمانی نہیں کرتے، اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اسے بجا لاتے ہیں التحریم (6).

اور حدیث میں وارد ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" خبردار تم میں سے ہر ایك ذمہ دار اور حاکم ہے اور ہر ایك اپنی رعایا کا جواب دےگا، اور آدمی اپنے بیوی بچوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7138) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

امام بخاری اور مسلم رحمہم اللہ کی روایت کردہ ایك دوسری حدیث میں ہے کہ معقل بن یسار المزنی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی کا ذمہ دار اور حاکم بنائے اور وہ شخص اپنی رعایا سے دھوکہ کرتا ہوا فوت ہو جائے تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7151) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

اس میں کوئی تعجب نہیں کہ ایك باپ اپنی اولاد کو کفریہ ممالك سے دور رکھنا چاہتا ہے، اور اسے ان کے خراب اور منحرف ہونے کا خدشہ ہے، وہ دنیا کے مقابلہ میں دین کو ترجیح دے رہا ہے، اس لیے اگر اس کا اپنے ملك جانے میں کوئی خطرہ نہیں بلکہ پرامن ہے تو اس کے سارے خاندان کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ جائے اور اس کی اطاعت کرے.

والله اعلم .